بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۱۲

روزنامہ الفضل قادیان

یوم چہار شنبہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۱ ماہ ظہور ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج چہار شنبہ شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج کمر درد کی شکایت کل کی نسبت زیادہ رہی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بخار اور سر درد کی تکلیف ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائی جائے ؛

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بخار اور سوزش بول سے بیمار ہیں۔ احباب دُعائے صحت کریں ؛

خانی صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال کو پھر بخار ہو گیا ہے۔ دعائے صحت کی جائے ؛

جلد ۳۰ | ۲ ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش | ۲۰ ماہ شعبان ۱۳۶۱ ھ | ۲ ماہ ستمبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۰۴

روزنامہ الفضل قادیان ۲۰ ماہ شعبان ۱۳۶۱ ھ

ایک افسوسناک موت

(از حضرت میر محمد اسحاق صاحب)

یہ خبر دُنیا کے طول و عرض میں پھیل چکی ہے۔ اور قریباً دُنیا کے سب لوگ اس امر سے مطلع ہو چکے ہیں۔ کہ سلطنت برطانیہ کے وارث تاج و تخت یعنی ہمارے بادشاہ کنگ جارج ششم کے سب سے چھوٹے بھائی ڈیوک آف کنٹ آئس لینڈ جاتے ہوئے ہوائی حادثہ کا شکار ہو کر اپنے معزز بھائی، شفقت کرنے والی والدہ پیارے بچوں۔ محبوب بیوی اور لاکھوں کروڑوں عزت و محبت کی نگاہ سے دیکھنے والوں کو داغِ مفارقت دے گئے ہیں۔ یہ صدمہ اس لحاظ سے کہ ایک انسان پر وارد ہوا ہے۔ ہم سب انسانوں کے دلوں کو مجروح کرتا ہے۔ بالخصوص اس لئے کہ موت ایک حادثہ بلکہ نہایت ہی خطرناک حادثہ سے ہوئی ہے۔ اور اس لحاظ سے کہ یہ مصیبت ایک جوان پر نازل ہوئی ہے۔ مزید المناکی کا باعث ہے۔ اور اس وجہ سے کہ یہ حادثہ ایک باپ کو پیش آیا ہے۔ جس سے تین خورد سال بچے یتیم ہو گئے ہیں۔ صدمہ اور رنج میں نہایت اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور اگر یہ دیکھا جائے۔ کہ مرنے والا ایک جوان سال بیوی کو بیوہ بنا کر روانہ ہوا ہے۔ تو غم کی شدت اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اور اگر اس نقطہ نظر سے اس واقعہ ہائلہ کو دیکھا جائے۔

کہ مرنے والا اپنے پیچھے ایک ۷۵ سالہ بڑھیا ماں چھوڑ رہا ہے۔ تو یقیناً حادثہ کی اہمیت مزید شدت اختیار کر لیتی ہے۔ اور اگر یہ خیال کیا جائے۔ کہ مرنے والا اپنے ایسے بھائی کو اپنی مدد سے محروم کر رہا ہے۔ جس کے کندھوں پر اس جنگِ اعظم کا بارِ عظیم پڑا ہوا تھا۔ تو یقیناً یہ حادثہ دل پر بہت گہرا اثر کرتا ہے۔ اور یہ سوچ کر کہ دُنیا سے منہ موڑنے والا لاکھوں کروڑوں کا محبوب تھا۔ لازماً ایک ہلاکت کا یہ سانحہ غم کو نمایاں کر دیتا ہے۔ غرض مذکورہ بالا تمام اُمور سچ مچ اس ہیبت ناک حادثہ کو نہایت اہمیت دیتے ہیں۔ اور جب سے میں نے یہ خبر سنی ہے۔ ان تمام باتوں کو سوچ کر ہر جہت سے مرنے والے کی موت سے سخت متاثر ہوں۔ اور میرا دل ہر لحاظ سے اس المناک واقعہ سے ہم و غم محسوس کر رہا ہے۔ لیکن اگر سچ پوچھا جائے۔ تو مجھے اس دردناک موت کا ایک اور لحاظ سے صدمہ بلکہ نہایت ہی صدمہ ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ مرنے والا اس معزز اور مشہور خاتون کا پڑپوتا ہے۔ جو میرے آقا کے زمانہ میں ہندوستان کی قیصرہ تھی اور جس کی سلطنت کی عدل و انصاف پر مبنی سلطنت کی اتنی تعریفیں میرے آقا نے کی ہیں۔ کہ ایک احمدی کا سر کبھی اُن احسانات کے بوجھ سے سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ اور خواہ مجھے خوشامدی

کہا جائے۔ یا انگریز پرست کا خطاب دیا جائے میں سچ کہتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں پڑھ کر میں اس خیال پر پوری طرح قائم ہوں۔ کہ جو شخص حاکمانِ وقت کا خیر خواہ نہیں مصیبت میں ان کا ہمدرد نہیں۔ ان کی تکلیف پر ہنستا ہے۔ ان کے دشمنوں کی فتح پر بغلیں بجاتا ہے۔ ان کے دشمنوں کی آمد پر خوش ہوتا ہے وہ یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء کے خلاف چلتا ہے اور یقیناً حضور کا نافرمان ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جس شخص نے کتابیں پڑھی ہیں۔ حضور کے ملفوظات کا مطالعہ کیا ہے۔ حضور کی تقریریں سنی ہیں۔ وہ علیٰ وجہ البصیرۃ اس امر پر قائم ہو جاتا ہے کہ حضور نے ظاہری حاکموں اور دُنیوی بادشاہوں اور تاج و تخت کے وارثوں کو یقیناً اولی الامر میں شامل کیا ہے ؛

پھر مرنے والا اس بادشاہ معظم کا پوتا ہے جس کا زمانہ میرے آقا نے پایا۔ اور اس کے حق میں دُعائیں کیں۔ اس کے عادلانہ سایہ میں پوری آزادی سے اسلام کی تبلیغ کرنے کا ذکر کیا۔ غرض مجھے ملکہ وکٹوریا اور ایڈورڈ ہفتم کا جو میرے آقا کے زمانہ میں تھے اور جن کے احسانات کا میرے آقا نے اقرار کیا اور جن کے عدل و انصاف کی تصدیق فرمائی اور اپنے مریدوں کو ان کی وفاداری کا حکم دیا۔ خیال کر کے ان کے پوتے اور پڑپوتے کی موت کا نہایت صدمہ اور رنج ہے۔ اور میری آنکھیں اشکبار ہیں۔ مرنے والا شہزادہ والا تبار غیر مسلم تھا اور خدا ہمارے لئے ممنوع ہے۔ کہ ہم اس کے لئے استغفار کی دُعا کریں لیکن غم اور حزن اور اس کی بے کسی کی موت کا رنج ایک طبعی امر ہے۔ حضور علیہ السلام

کے چچا ابو طالب کفر پر فوت ہوئے۔ اور جب حضور نے چاہا۔ کہ ان کے حق میں دُعائے مغفرت فرمائیں تو اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا۔ اور اس بارہ میں ارشادِ الٰہی یوں نازل ہوا۔ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ (سورہ توبہ رکوع ۱۴) یعنی خدا کے رسول اور مسلمانوں کو اجازت نہیں کہ وہ کسی مشرک کے حق میں خدا کے حضور مغفرت کی دعا کریں۔ لیکن باوجود کفر و شرک پر خاتمہ ہونے کے حضور علیہ السلام ابو طالب کی وفات پر رو دیئے غم کیا۔ اور آپ کو ان کی موت کا سخت رنج اور صدمہ ہوا۔ اور آپ کے ساتھ اس صدمہ میں تمام مسلمان پوری طرح شریک ہوئے۔ یہاں تک کہ اس سال کا نام ہی عام الحزن یعنی غم کا سال پڑ گیا۔ کیونکہ اسی سال گھر کے اندر حضور کی ڈھارس بندھانے والی وفا شعار بیوی خدیجہ اور گھر سے باہر حضور کی مدد کرنے والا غمخوار چچا ابو طالب یکے بعد دیگرے فوت ہو گئے۔ پس جس طرح باوجود کفر و شرک کے حضور علیہ السلام اور تمام مسلمانوں کو ابو طالب کی وفات کا صدمہ انتہائی طور پر محسوس ہوا۔ کیونکہ ابو طالب نے حضور علیہ السلام کی حفاظت کی امداد کی نصرت کی اور ہر موقعہ پر دشمنوں کے حملوں سے حضور کو بچانے کی کوشش کی۔ وہ حضور کے لئے ایک حفاظتی قلعہ اور حضور کے لئے ایک مامن عظیم تھا۔ اسی طرح ہم احمدیوں کے دل ڈیوک آف کنٹ کی موت ہاں بے وطنی کی موت۔ ہاں نہایت بے بسی کی موت ہاں نہایت ہیبت ناک اور حسرت ناک موت۔ جوانی کی موت ہمارے بادشاہ کے بھائی کی موت

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اس کے دست راست کی موت ہمارے سابق بادشاہ کی بڑھیا بیوہ کے لخت جگر کی موت پر سخت رنجیدہ اور افسردہ ہیں۔ کیونکہ اس خاندان اور ان کی حکومت نے ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حفاظت کی۔ باوجود اس کے کہ حضور ساری عمر ان کے خدا کی خدائی کی تردید کرتے رہے۔ ان کے مذہب کے پرخچے اڑاتے رہے۔ ان کی مزعومہ صلیب کے ٹکڑے کرتے رہے۔ مگر اس خاندان اور انکی گورنمنٹ نے ہر موقعہ پر حضور کے لئے سپر کا کام دیا۔ اور مجھے اس کی تفصیل کی ضرورت نہیں اور نہ کسی ثبوت کی احتیاج ہے۔ مجھے یہی کافی ہے۔ کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قریباً اپنی ہر کتاب میں اس خاندان کی تعظیم کی۔ ان کے لئے دعائیں کیں۔ ان کے احسانات کا ایک انبار عظیم اپنے اوپر تسلیم کیا۔ اس لئے ہم احمدیوں کو ہاں احمد علیہ السلام کے سچے متبعین کو اس صدمہ میں سخت رنج اور غم اور افسوس ہے۔ اے ہمارے خدا تو مرنے والے کی بڑھیا ماں کے رنجیدہ دل پر تسلی کا پھایا رکھ اور تسکین کی مرہم لگا۔ اس کی جوان سال بیوہ کو صبر جمیل عطا فرما۔ اس کے یتیم بچوں کا متکفل ہو۔ اس کے رنجیدہ دل بھائیوں بالخصوص ہمارے واجب التعظیم بادشاہ کے قلب سے اس صدمہ کی شدت کو محو کر دے۔ اے ہمارے سچے بادشاہ اے زمین و آسمان کے حقیقی بادشاہ تو سلطنت برطانیہ کے مجازی بادشاہ اپنے عاجز بادشاہ جارج ششم کی مدد فرما۔ اس وقت اس کے اور اس کے شریف اور معزز خاندان کے مردوں عورتوں اور بچوں کے پھول سے چہرے کملائے ہوئے ہیں۔ کیونکہ وہ اس وقت ایک ظالم اور بے پناہ طاقت ور دیو کے ظالمانہ حملہ سے خائف و ترساں ہیں۔ جو ان کی عزت و حرمت۔ حکومت و سلطنت کو برباد کرنا چاہتا ہے۔ اے ہمارے قادر مطلق خدا تو اس ظالم کے ہاتھ کو پکڑ لے۔ اور اس خاندان کو اس کے ظالمانہ وار سے بچا لے۔ کیونکہ تیرا مسیح اس خاندان کا ممنون احسان تھا۔ اس نے ھَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ کے مطابق تو ان کی مدد کرکے اپنے مسیح کو ان کے احسان کے بار سے سبکدوش فرما اے زمین و آسمان کے مالک تو اس خاندان اور ان کی حکومت کو توفیق عطا فرما۔ کہ وہ اپنے وعدے جو انہوں نے ہندوستان کے حق میں کئے ہیں جنگ کے بعد پورے کریں۔ اور اس شریف اور ہمدرد چچا کی طرح جو یتیم بھتیجے کے جوان ہونے پر اس کی جائداد ایک ایک پائی کرکے اس کے سپرد کر دیتا ہے جنگ کے ختم ہونے کے بعد ہند کی زمام حکومت اہل ہند کے سپرد کر دیں۔ اے مقلب القلوب خدا جس طرح تو آج تک اس خاندان کو دنیوی اور جسمانی عزتیں حکومتیں اور امارتیں عطا فرماتا رہا ہے۔ اسی طرح انہیں ایسی توفیق عطا فرما کہ وہ نہ ختم ہونے والی دنیا اور نہ منقطع ہونے والی زندگی میں بھی تیرے حضور سرخرو ہو سکیں۔ کیونکہ حقیقی عزت وہی ہے۔ جو اس جہان میں ملے۔ اور سچی حکومت وہی ہے جو اگلے جہان میں حاصل ہو۔ اور اصلی امارت وہی ہے۔ جو نہ ختم ہونے والے عالم میں ملے۔ کیا فائدہ اس عارضی عزت کا جس کے بعد ہمیشہ کی ذلت ہو۔ اور کیا حاصل اس حکومت کا جو ختم ہو جائے۔ اور پھر ہمیشہ کی محکومی ہو۔ اس لئے سچی عزت اور حقیقی حکومت وہی ہے۔ جو فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر ہو۔ اے میرے خدا تو ملکہ وکٹوریا کے خاندان کو اس امر کے سمجھنے کی توفیق عطا فرما۔ کہ تثلیث سچا عقیدہ نہیں۔ کیونکہ نہ یہ عقل سلیم کے مطابق ہے۔ اور نہ نقل صحیح کے موافق جیسا کہ خود مسیح نے فرمایا ہے۔ کہ

سب سے اول حکم یہ ہے کہ سن اے اسرائیل ہمارا خداوند خدا ایک خداوند ہے۔“
(مرقس ۱۲/۲۹)

نیز اس نے فرمایا۔ اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے۔ کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔ (یوحنا ۱۷/۳)

نیز انجیل فرماتی ہے۔ کیونکہ خدا ایک ہے اور خدا اور انسان کے بیچ میں درمیانی بھی ایک یعنی یسوع مسیح جو انسان ہے۔ (تیمتھیس ۲/۵)

پس اے ملکہ وکٹوریہ کے خاندان کے نونہالو اور اے ان کی حکومت کے عہدہ دارو! اور اے برطانیہ اور ماوراء البحر کے عیسائیو! سب سے اول حکم یہ ہے کہ ہم اپنے خداوند خدا کو ایک مانیں۔ اور یاد رکھو ہمیشہ کی زندگی یہ نہیں۔ کہ ہم مسیح کو خدا یا خدا کا بیٹا مانیں۔ بلکہ ہمیشہ کی زندگی یہ ہے۔ کہ ہم خدا کو واحد اور برحق مانیں۔ اور مسیح کو اس کا بھیجا ہوا یعنی نبی اور رسول تسلیم کریں۔ نیز مسیح خدا نہیں بلکہ خدا تو ایک ہے ہاں وہ انسانوں اور خدا کے درمیان درمیانی واسطہ یعنی رسول اور نبی ضرور ہے۔ اور یہی وہ عقیدہ ہے جس پر قرآن توریت اور انجیل متفق ہیں۔ اس لئے اے ملکہ وکٹوریہ کے وارثو اور ہمارے عیسائی حاکمو! جو کچھ ہمارے سردار و آقا نے تمہارے پیشرو شہنشاہ ہرقل کو کہا تھا وہی ہم تم سے کہتے ہیں۔ کہ یَا اَھْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ (سورۃ آل عمران رکوع ۷)

یعنی اے عیسائیو اور یہودیو آؤ اس عقیدہ اور مذہب کی طرف جو ہم میں اور تم میں قرآن میں اور تورات میں قرآن اور انجیل میں مشترک اور مسلمہ فریقین ہے یعنی یہ کہ خدا ایک اور برحق ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں مسیح خدا یا اس کا بیٹا نہیں۔ بلکہ اس کا بھیجا ہوا ایک انسان اور رسول ہے۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

بیگم صاحبہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی تجہیز و تکفین

قادیان ۳۱ اگست۔ بیگم صاحبہ مرحومہ کی وفات کی اطلاع کل دی جا چکی ہے۔ آج ساڑھے تین بجے کے قریب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ مدرسہ احمدیہ کے صحن میں ایک خاصے مجمع سمیت پڑھی نعش کو کندھا دیا۔ مقبرہ بہشتی تک ساتھ تشریف لے گئے۔ اور دفن کرنے تک ٹھہرے رہے قبر میں اپنے ہاتھ سے مٹی ڈالی۔ اور پھر قبر تیار ہونے پر دعا کرکے واپس تشریف لائے۔

بیگم صاحبہ مرحومہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار کے احاطہ کے اس حصہ میں دفن کیا گیا ہے۔ جو صاحبزادی امۃ الودود صاحبہ بنت حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی وفات پر بڑھایا گیا تھا۔ صاحبزادی صاحبہ مرحومہ کی قبر کے ساتھ ان کی قبر بنائی گئی ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ بیگم صاحبہ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے جناب مرزا عزیز احمد صاحب وقت پر پہونچ گئے تھے۔ ان سے اور جناب مرزا رشید احمد صاحب سے اس گہرے صدمے میں ہم دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

لطف المنان

عزیز عبد المنان عمر کے بیٹے کی پیدائش پر بہت سے دوستوں نے مبارکباد کے تار اور خطوط ارسال کئے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ میں اللہ تعالےٰ کے اس لطف و کرم پر شکر گزار ہوں۔ کہ اس نے ہمیں ایسے مخلص عطا کئے ہیں۔ جو ہماری مسرت میں شریک ہیں۔ اور جنہوں نے اس خوشی کے موقعہ پر ہمیں یاد کیا ہے۔ میں تمام جماعت سے درخواست کرتی ہوں۔ کہ وہ نومولود کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اُسے اپنے عظیم الشان دادا کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اسی کی طرح اسے نور یقین سے بھر دے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام ”لطف المنان“ تجویز فرمایا ہے۔ والدہ عبد السلام عمر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

درس الحدیث

عباداتِ و مجاہدات کے متعلق ارشاد

از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

حدیث:۔ بخاری شریف میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے:۔ کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا امرھم امرھم من الاعمال بما یطیقون قالوا انا لسنا کھیئتک یا رسول اللہ ان اللہ قد غفرلک ما تقدم من ذنبک وما تأخر فیغضب حتی یعرف الغضب فی وجھہ ثم یقول ان اتقاکم و اعلمکم باللہ انا

ترجمہ:۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب صحابہ کو کسی نیک عمل کا حکم دیتے۔ تو وہ ان کی طاقت کے مطابق ہوتا۔ صحابہ کہتے یا رسول اللہ ہم تو آپ کی مانند نہیں ہیں۔ خدا تعالےٰ نے آپ کی طرف منسوب کردہ اگلے پچھلے گناہ ڈھانپ دیئے ہیں۔ صحابہ جب ایسی بات کہتے۔ تو آپ سخت ناراض ہوتے۔ اور ناراضگی کی علامت آپ کے چہرہ سے صاف عیاں ہو جاتی۔ پھر آپ فرماتے۔ میں تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں۔ اور اس کو جانتا ہوں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک تھی۔ کہ نوافل و تہجد بلاناغہ ادا کرتے تھے۔ اور اس قدر سخت عبادت ہوتی تھی۔ کہ آپ کے پاؤں متورم ہو جاتے تھے۔ اسی طرح وصالی روزے یعنی ایک دفعہ سحری تناول فرما کر تین تین چار چار دن تک روزہ افطار نہ کرنا صحابہ جب آپ کو ایسی عبادات میں مشغول پاتے۔ تو ان کو بھی شوق ہوتا۔ کہ ہم بھی ایسی عبادات بجا لائیں۔ اور آپ سے آکر پوچھتے۔ اور آپ ایسا مجاہدہ یا وظیفہ بتاتے جس کو صحابہ نہایت آسانی سے ادا کر لیتے۔ وہ بار بار آتے اور کہتے یا رسول اللہ۔ آپ تو وہ ہیں۔ جو کہ اولین و آخرین میں سب سے زیادہ معصوم ہیں۔ لیکن باوجود اس کے آپ عبادات و مجاہدات سب سے بڑھ کر کرتے ہیں ایک دفعہ آپ ان پر ناراض ہوئے۔ اور فرمایا کہ تم عبادات و مجاہدات میں میری نقل نہ کر سکو گے کیونکہ معرفت الٰہی دل کے فعل سے حاصل ہوتی ہے۔ اور میں تم سب سے زیادہ خدا سے خوف کرنے والا۔ اور اس کو جاننے والا ہوں۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص جو کہ مشہور صحابی ہوئے ہیں۔ انہوں نے سخت عبادات شروع کر دیں۔ ساری رات تہجد میں گزارہ دیتے۔ اور دن بھر روزہ رکھتے۔ جو شخص ایسی عبادت کرے گا اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ وہ گھر کے کاروبار سے علیحدہ ہو جائے گا۔ سو یہی امر ان کے گھر والوں کو پیش آیا۔ ایک دن ان کے والد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ اور حضرت عبد اللہ کی عبادت کا حال سنایا۔ اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ وہ ہمارے کہنے سے تو اپنے عمل کو ترک نہیں کرتا۔ آپ سمجھائیں آپ نے ان کی درخواست منظور کی اور ان کے ہاں تشریف لے گئے۔ آپ نے عبد اللہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ ولنفسک علیک حقٌ ولزوجک علیک حقٌ ولضیفک علیک حق۔ یعنی تم ایسی عبادات نہ بجا لایا کرو۔ کیونکہ تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے۔ تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے۔ اگر کوئی مہمان آجائے۔ تو اس کی مہمان نوازی کا بھی تجھ پر حق ہے۔ والدین کا تجھ پر حق ہے۔ لیکن جب تم ایسی عبادت کرو گے تو دنیا سے کنارہ کش ہونا پڑے گا۔ اور رہبانیت اسلام میں جائز نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ رات کا تیسرا حصہ عبادت میں گزارو۔ اور ایک ماہ میں تین دن روزے رکھو۔ جن کا ثواب ایک ماہ کے روزوں جتنا ہوگا۔ کیونکہ ایک نیکی کا اجر دس گنا ہوتا ہے۔ عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے بہ اصرار ونت ایک دن روزہ ایک دن ناغہ کرنے کی اجازت لی۔ لیکن جب وہ بڑھاپے کو پہنچے۔ تو کہا کرتے تھے۔ کہ روزہ سے اب بہت تکلیف ہوتی ہے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عہد کر چکا ہوں۔ اس لئے مجبوراً اس عہد کو نبھا رہا ہوں۔ اور آخر تک وہ اس عہد پر قائم رہے۔

حضرت خلیفۂ اول کے وقت میں ایک طالب علم کو شوق ہوا۔ کہ روزانہ ایک پارہ قرآن شریف کا حفظ کیا کروں گا۔ جب وہ اکیسویں پارہ پر پہنچا۔ تو اس کا دماغ مختل ہو گیا۔ اور وہ بہکی بہکی باتیں کرنے لگا۔ حافظہ اس کا بالکل جاتا رہا دیکھا حتیٰ کہ اس کو اتنا بھی یاد نہ رہا کہ میں نے قرآن مجید حفظ کرنا شروع کیا تھا۔ اور ساری عمر کے لئے ناکارہ ہو گیا۔ آج کل کے پیر جن کے دل معرفت الٰہی سے کوسوں دور ہوتے ہیں۔ اپنے مریدوں کو لمبے لمبے مجاہدات و چلّے بتاتے ہیں۔ اور جاہل مرید جب ان چلوں کو پورا کر لیتے ہیں۔ تو سمجھ لیتے ہیں۔ کہ ہم نے خدا تعالےٰ کی عبادت کا حق ادا کر دیا۔ اور اس کے بعد عبادت ترک کر دیتے ہیں۔ حالانکہ اگر ان کے دل معرفت الٰہی سے منور ہوں۔ تو وہ کبھی بھی مجاہدات کو ختم نہ کریں۔ اسی طرح کئی لوگ لمبے لمبے روزے رکھنے کی وجہ سے طرح طرح کے عوارض جسمانی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کئی لوگ جو ساری ساری رات نوافل ادا کرنے میں گزار دیتے ہیں۔ ان کو سہر کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے اپنی صحت و حالت کے مطابق عبادت بجا لانی چاہیئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سختی سے منع فرمایا ہے کہ تم مجاہدات و عبادات نفلی میں میری نقل نہ کر سکو گے کیونکہ ایسے لمبے لمبے مجاہدات لگاتار کرنا صرف اسی شخص کو زیب دیتے ہیں جس کے قلب کا کوئی گوشہ بھی معرفت الٰہی سے خالی نہ ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اوائل میں عبادات شدید بجا لاتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے چھ ماہ تک روزے رکھے۔ خدا تعالےٰ انبیاء کو چونکہ نبوت جیسے اہم فریضہ پر متعین کرتا ہے۔ اس لئے ان کو طول طویل مجاہدات ادا کرنے کی قوت اپنی جناب سے عطا فرماتا ہے مگر یہ قوت ہر کہ و مہ کو حاصل نہیں ہو سکتی ان واقعات سے معلوم ہوا کہ انسان بعض دفعہ جوش میں آکر اور نتیجہ کے سمجھنے کے بغیر کثرت عبادت اور طویل مجاہدات ساری عمر کے لئے اختیار کر لیتا ہے۔ جو بعد میں تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ فرائض کے سوا نوافل اعتدال سے ادا کرنے چاہئیں۔ کیونکہ اعتدال امور کا حکم اور ان کا نتیجہ بہتر ہوتا ہے

حلاوت ایمان کس طرح حاصل ہوتی ہے

حدیث:۔ بخاری شریف میں حضرت انسؓ سے مروی ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث من کن فیہ وجد حلاوۃ الایمان ان یکون اللہ و رسولہ احب الیہ مما سواھما وان یحب المرء لا یحبہ الا للہ وان یکرہ ان یعود فی الکفر کما یکرہ ان یقذف فی النار۔

ترجمہ۔ فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تین باتیں ایسی ہیں۔ کہ جس میں ہونگی۔ وہ ایمان کا کامل مزا پائے گا۔ اول یہ کہ خدا اور رسول کی کامل محبت دوم اگر وہ کسی سے محبت کرے تو صرف خدا کے لئے۔ سوم اور وہ کفر کی حالت میں جانے کو ایسا ناپسند کرے۔ جیسا وہ آگ میں گرنے سے نفرت کرتا ہے۔

جب انسان دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ خدا اور رسول کے ساتھ محبت کرے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ برآمد ہوگا۔ کہ اسے اپنے تمام اعمال و افعال میں لذت محسوس ہوگی جو شخص فرائض اسلام کو صرف فرائض سمجھ کر ادا کرتا ہے اسے حلاوت ایمان حاصل نہیں ہوتی۔ لیکن وہ شخص جو خوشی کے ساتھ فرائض ادا کرتا ہے۔ اسے حلاوت ایمان نصیب ہوتی ہے۔ مثلاً ایک احمدی کو حکم ہوتا ہے۔ کہ تبلیغ کے لئے ایک ماہ وقف کرو۔ اب اگر کوئی شخص دلی انقباض اور طرح طرح کی تکالیف کو مدنظر رکھ کر جو کہ بعض اوقات دوران تبلیغ میں پیش آتی ہیں۔ تبلیغ کے لئے جاتا ہے۔ تو اسے پوری حلاوت حاصل نہ ہوگی لیکن ایک دوسرا شخص جو نہایت خوشی اور بغیر کسی انقباض کے تبلیغ کے لئے جائے۔ تو وہ خاص حلاوت محسوس کرے گا۔ تبلیغ تو دونوں نے کی۔ اور ثواب بھی دونوں کو ملے گا۔ لیکن پہلے نے حلاوت ایمان حاصل نہ کی۔ لیکن دوسرے نے حلاوت ایمان حاصل کی۔ پس حلاوت ایمان حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ دنیا کے دیگر ذرائع سے زیادہ خدا اور رسول کے ساتھ محبت کی جائے۔ اور یہ محبت خدا کے منشا پر عمل پیرا ہونے سے ملتی ہے۔ لیکن خدا کا یہ قانون ابدی ہے۔ کہ وہ اپنے منشا سے براہ راست ہر ایک کو مطلع نہیں کرتا۔ چنانچہ فرمایا۔ ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء کفار ساری عمر کہتے رہے۔ لولا یکلمنا اللہ اللہ ہم سے براہ راست کلام کیوں نہیں کرتا پس اس کے منشا کے مورد انبیا ہوتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہوا کہ ہم ان کی اطاعت کریں۔ تاکہ خدا کی خوشنودی حاصل کر سکیں چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی اے محمد تو ان سے کہہ دے کہ اگر تم خدا کے محبوب بننا چاہتے ہو۔ تو میری اتباع کرو۔ تم خدا کے محبوب بن جاؤ گے۔ اور کامل اتباع یہ ہے کہ ہم کسی کام کو سرانجام دینے کے وقت آپ کے نمونہ کو پیش نظر رکھیں۔

دوسری بات جس سے حلاوت ایمان حاصل ہوتی ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

صفتِ خلق میں خدا تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں

مسلمانوں نے تنزل کے زمانہ میں جو خلاف اسلام عقائد اختیار کئے۔ ان میں سے ایک عقیدہ یہ بھی ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری نعوذ باللہ بعض پرندوں کے خالق تھے۔ اور مردے زندہ کیا کرتے تھے۔ یہ دونوں عقائد ایسے خطرناک ہیں۔ کہ اگر ان کو تسلیم کر لیا جائے۔ تو اللہ تعالےٰ کی وحدانیت اور اس کی صفات میں رخنہ واقع ہوتا ہے۔ مگر فیج اعوج میں جب مسلمان مذہبی لحاظ سے بالکل گر گئے۔ اور ان میں اسلامی تعلیم کو سمجھنے کا شعور باقی نہ رہا۔ تو وُہ ایسے ہی خیالات میں مبتلا ہو گئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ نہ صرف مذہبی لحاظ سے ان کی حالت پہلے سے بدتر ہو گئی۔ بلکہ مسیحیوں نے مسلمانوں کو اسی قسم کے عقائد کی وجہ سے ورغلانا شروع کر دیا کہ جب یسوع مسیح مردے زندہ کیا کرتے۔ اور پرندوں کو پیدا کیا کرتے تھے۔ اور پھر تم یہ بھی تسلیم کرتے ہو کہ اور کسی نبی نے ایسا نہیں کیا۔ تو لازماً تمہیں ماننا پڑے گا کہ ان میں نبوت سے بالا کوئی اور طاقت تھی۔ اور پھر خود ہی کہتے کہ وہ طاقت یہ تھی۔ کہ وُہ خدا کے بیٹے تھے۔ اور خدا نے اپنی صفات میں ان کو شریک کر لیا تھا۔ مسلمانوں پر یہ جادو ایسا چلا کہ ان میں سے لاکھوں اسلام سے نکل کر عیسائیت کی آغوش میں چلے گئے۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام لیوا حضرت مسیحؑ ناصری کو آپ سے افضل و برتر سمجھنے لگ گئے۔ ایسے ہی نازک حالات تمام مسلمانوں کے ہو چکے تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ نے قرآنی شواہد اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث کی روشنی میں مسلمانوں کو بتایا۔ کہ وُہ کیسے خلاف اسلام عقائد اختیار کر چکے ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ خلق کی صفت میں کوئی بھی اللہ تعالےٰ کا شریک نہیں۔ اسی طرح احیاء موتےٰ کی خلقت میں بھی وہ لاشریک ہے۔ اور کسی انسان کی طاقت نہیں۔ کہ وُہ مردے کو زندہ کر سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس جدوجہد کا نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ مسلمان کہلانے والوں کی آنکھیں کھلیں۔ اور انہوں نے سوچا تو معلوم ہُوا۔ کہ واقعہ میں قرآن کریم یہی بتاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے سوا اور کوئی خلق پر قدرت نہیں رکھتا۔ وہ فرماتا ہے والذین یدعون من دون اللّٰہ لا یخلقون شیئاً وھم یخلقون۔ اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون (النحل ع ۲) کہ وہ لوگ جن کو اللہ تعالےٰ کے سوا معبود سمجھ کر پکارا جاتا ہے۔ ان کی یہ کیفیت ہے۔ کہ وہ کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے۔ اور نہ صرف یہ کہ وہ کچھ پیدا نہیں کر سکتے۔ بلکہ خود پیدا کئے گئے ہیں۔ اور وہ سب کے سب مردہ ہیں۔ انہیں یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ وہ کب دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ یہ امر ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ناصری بھی معبودانِ باطلہ میں سے ہیں۔ اور عیسائی ان کی الوہیت کے قائل ہیں۔ ایسی حالت میں قرآنی فتویٰ یہی ہے۔ کہ نہ صرف یہ کہ انہوں نے کسی چیز کو پیدا نہیں کیا۔ بلکہ وہ کوئی چیز پیدا کرنے کی طاقت اور قدرت بھی نہیں رکھتے۔ اور اب وہ سب کے سب مر چکے ہیں۔ گویا ایک طرف اس بات کی نفی کرتے ہوئے کہ انہوں نے کسی چیز کو بنایا ہے۔ دو دلیلیں اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کی گئی ہیں۔ پہلی یہ کہ وُہ خالق کس طرح ہو سکتے ہیں۔ جبکہ خود مخلوق ہیں۔ دوسری یہ کہ اگر خالق ہوتے تو موت سے محفوظ رہتے۔ جس طرح خدا موت سے محفوظ ہے مگر ان کی تو یہ کیفیت ہے۔ کہ وُہ باقی مخلوق کی طرح موت کا شکار ہو چکے ہیں۔ اور اس طرح ثابت ہو چکا ہے۔ کہ وُہ خالق نہیں بلکہ مخلوق ہیں۔

دوسری جگہ فرماتا ہے۔ ام جعلوا للّٰہ شرکاء خلقوا کخلقہ فتشابہ الخلق علیھم قل اللّٰہ خالق کل شیءٍ وھو الواحد القھار۔ کہ کیا ان لوگوں نے اللہ تعالےٰ کے شرکاء بنا رکھے ہیں۔ اگر ایسی ہی بات ہے۔ تو انہوں نے ضرور خدا تعالےٰ کی طرح بعض چیزیں پیدا کی ہونگی۔ مگر کیا یہ درست ہے۔ اور کیا انہوں نے واقعہ میں کوئی چیز پیدا کی ہے۔ اور اس طرح ان کی نظر میں مخلوق مشتبہ ہو گئی ہے۔ اور پتہ نہیں لگتا۔ کہ خدا نے کونسی بنائی ہے۔ اور شرکاء نے کونسی۔ جب ایسا نہیں ہے تو اے رسول تو ان سے کہہ دے۔ کہ اللہ ہی ہے۔ جو ہر چیز کا خالق ہے۔ اور وہی واحد اور قہار ہے۔ یہ آیت بھی اس امر پر قطعیۃ الدلالت ہے۔ کہ ایسی خلق جو خدا تعالےٰ کے خلق کے مشابہ ہو کوئی کر ہی نہیں سکتا۔ پس حضرت مسیح ناصری کے متعلق یہ کہنا کہ وُہ پرندوں کے خالق تھے بالکل غلط ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یا ایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین تدعون من دون اللّٰہ لن یخلقوا ذباباً ولو اجتمعوا لہ وان یسلبھم الذباب شیئاً لا یستنقذوہ منہ (سورۃ حج آخر) کہ اے لوگو ہم تمہارے سامنے ایک مثال بیان کرتے ہیں۔ تم تعصب سے الگ ہو کر اس پر غور کرو۔ وُہ مثال یہ ہے۔ کہ جن لوگوں کو تم اللہ تعالےٰ کا شریک قرار دیتے ہوئے اپنا معبود سمجھتے ہو۔ وہ تو ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے خواہ سارے مل کر بنانا چاہیں۔ بلکہ پیدا کرنا تو بڑی بات ہے اگر مکھی ان سے کچھ چھین کر لے جائے۔ تو وُہ اس سے واپس بھی نہیں لے سکتے۔ جب ایسی عاجزانہ کیفیت ہے تو ان کو خدا تعالےٰ کا شریک ٹھہرانا کتنی بڑی نادانی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی مفہوم کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اس پہ آساں ہے

سورۂ فرقان میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے واتخذوا من دونہٖ اٰلھۃ لا یخلقون شیئاً وھم یخلقون ولا یملکون لانفسھم ضراً ولا نفعاً ولا یملکون موتاً ولا حیوٰۃً ولا نشوراً۔ لوگوں نے اپنے معبود بنا رکھے ہیں ایسے معبود کہ جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے۔ بلکہ خود پیدا کئے گئے ہیں۔ وہ اپنے متعلق نفع اور ضرر کا کوئی اختیار نہیں رکھتے۔ اور نہ موت اور حیات اور نشر کے متعلق ان کا کوئی اختیار ہے وہ زندہ ہیں تو خدا تعالےٰ کے سہارے مرینگے تو اسی کے حکم سے۔ زندگی ہوگی تو اسی کے نفخ روح سے۔ ان میں ذاتی طور پر کوئی ایسی طاقت نہیں۔ جس سے کام لے کر وہ خلق کر سکیں۔ یا اپنی موت وحیات اور نفع وضرر پر اختیار رکھ سکیں

سورۂ احقاف میں فرماتا ہے قل ارءیتم ما تدعون من دون اللّٰہ ارونی ماذا خلقوا من الارض جن لوگوں کو تم اللہ تعالےٰ کے سوا پکارتے ہو۔ مجھے بھی تو دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں کیا پیدا کیا ہے۔ سورۂ فاطر میں فرماتا ہے ھل من خالقٍ غیر اللّٰہ۔ کیا اللہ کے سوا کوئی اور بھی خالق ہے؟ ہرگز نہیں لا الٰہ الا ھو (فاطر ع ۱) کوئی معبود نہیں مگر ایک یعنی خدا۔ سورۂ روم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اللّٰہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم ھل من شرکاءکم من یفعل من ذالکم من شیءٍ سبحانہ وتعالیٰ عما یشرکون (ع ۴) اللہ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا۔ پھر اس نے تمہیں رزق دیا۔ پھر وُہ تمہیں مارے گا۔ پھر ایک دن زندہ کریگا۔ بتاؤ کیا تمہارے شرکاء میں سے بھی کوئی ایسا ہے جو خلق احیاء اور اماتت میں اللہ تعالےٰ جیسی صفات رکھتا ہو۔ یقیناً اللہ تعالےٰ ایسی باتوں سے بہت بلند ہے جو تم اس کی طرف منسوب کرتے ہو

سورۂ بقرہ میں حصر کرتے ہوئے فرماتا ہے ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً۔ کہ خدا ہی ہے۔ جس نے ان تمام چیزوں کو پیدا کیا جو تمہیں زمین میں نظر آتی ہیں۔ کوئی اور اس میں شریک نہیں ہے۔ اسی طرح سورۂ مومن میں آتا ہے ذالکم اللّٰہ ربکم خالق کل شیءٍ لا الٰہ الا ھو فانّٰی تؤفکون (ع ۷) یہ تمہارا رب ہے جو ہر چیز کا خالق ہے۔ کوئی معبود نہیں مگر وہی۔ اے لوگو تم کہاں بھٹک رہے ہو۔ سیدھے راستہ پر آؤ اور صفت خلق میں کسی اور کو خدا تعالےٰ کا شریک مت قرار دو۔

ان آیات قرآنیہ سے یہ امر ظاہر ہے۔ کہ خالق صرف خدا تعالےٰ کی ہی پاک ذات ہے۔ حضرت مسیحؑ کے متعلق یہ اعتقاد رکھنا۔ وہ بھی اس صفت

[illegible]

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ پر غلو کا سراسر غلط الزام

(۴)

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے جماعت احمدیہ کے متعلق اپنے ۱۵ جولائی کے مضمون میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "جب حضرت مسیح موعود کو نبی بنا چکے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر نبی بنا چکے تو اگلا قدم یہ اٹھایا۔ کہ آیت میثاق النبیین کا مصداق بجائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت مسیح موعودؑ کو قرار دے دیا"۔ مگر یہ ڈاکٹر صاحب کا سراسر بہتان ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کے متعلق کسی تحریر کا حوالہ نہیں دیا۔ میں ڈاکٹر صاحب سے حوالہ کا مطالبہ کرتا ہوں۔ اور دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب جماعت کے کسی عالم کی کوئی تحریر ایسی پیش نہیں کر سکتے۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آیت میثاق النبیین کا مصداق ہونے سے انکار کیا گیا ہو۔ اور ان کی بجائے صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہی اس آیت کا مصداق قرار دیا گیا ہو

آیت ہذا کی مفسرین نے دو طرح تفسیر کی ہے۔ ایک تفسیر کے لحاظ سے تمام نبیوں سے اس عہد کا لیا جانا بیان کیا ہے۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لاکر آپ کی نصرت کریں۔ تو دوسری تفسیر میں یہ بیان کیا ہے۔ کہ ہر نبی سے بعد والے نبی کے متعلق یہ عہد لیا گیا۔ کہ یہ نبی اس بعد والے نبی پر ایمان لائے۔ اور اس کی نصرت کرے۔ گویا ان معنوں کے لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دوسرے انبیاء کے ساتھ آیت میثاق النبیین کا مصداق قرار دیا گیا ہے۔ جماعت احمدیہ کے بعض علماء نے اس دوسری تفسیر سے بھی فائدہ اٹھایا ہے۔ مگر اس تفسیر کے لحاظ سے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یقینی طور پر آیت میثاق النبیین کا مصداق مانا ہے۔ ہاں یہ درست ہے۔ کہ اس تفسیر کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اسی طرح آیت میثاق النبیین کا مصداق تسلیم کیا گیا ہے۔ جس طرح کہ مفسرین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور انبیائے سابقین کو اس آیت کا مصداق ٹھہرایا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے سورہ احزاب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے۔ واذ اخذنا من النبیین میثاقھم ومنک ومن نوح الخ۔ کہ اے نبی جب ہم نے نبیوں سے ان کا عہد لیا۔ اور تجھ سے اور نوح وغیرہ سے بھی عہد لیا۔ چونکہ اس آیت میں بتایا گیا۔ کہ انبیائے کرام علیہم السلام والا عہد اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی لیا ہے۔ اور انبیاء سے جس عہد کے لینے کا قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے وہ صرف آیت میثاق النبین میں ہی موجود ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب بھی اسی کو عہد میثاق النبین مانتے ہیں۔ اس لئے ماننا پڑا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی جب میثاق النبین والا عہد لیا گیا۔ تو دوسرے لفظوں میں ایک نبی کی آمد کے لئے عہد لیا گیا۔ اور وہ نبی مسیح موعودؑ ہی ہے۔ اسی لئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح موعودؑ کو نبی قرار دیا۔

ڈاکٹر صاحب نے حضرت مسیح موعود کو آیت میثاق النبین کا مصداق قرار دینے سے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ اس کے یہ دوسرے لفظوں میں یہ معنے ہوئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زندہ ہوتے۔ تو وہ حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کرتے اور اپنی نجات کے لئے ان کی اتباع کو ضروری سمجھتے"۔

مگر ڈاکٹر صاحب کا یہ استدلال بالکل بودا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے آیت میثاق النبین میں پہلے نبی سے بعد والے نبی کے متعلق یہ عہد لیا کہ وہ اس پر ایمان لائے۔ اور اس کی نصرت کرے۔ تو یہ جانتے ہوئے یہ عہد لیا کہ وہ نبی جس سے عہد لیا جا رہا ہے پیچھے آنے والے نبی کے وقت زندہ نہیں ہوگا۔ اسی لئے اس جگہ کسی کے پیچھے آنے والے نبی پر عہد کنندہ نبی کے ایمان لانے۔ اور اس کی نصرت کرنے کے وعدہ کا مفہوم مفسرین نے صرف یہ لیا ہے۔ اور یہی بھی یہی درست کہ اس نبی کی امت اور قوم اس پیچھے آنے والے نبی پر ایمان لائے۔ گویا نبی سے عہد بلحاظ قوم کا نمائندہ ہونے کے لئے لیا گیا ہے اور مراد اس سے یہ ہے۔ کہ اس نبی کی امت کا اس پیچھے آنے والے پر ایمان لانا اور اس کی نصرت ضروری ہوگی پس جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مسیح موعودؑ کے زمانہ میں بقید حیات موجود ہونا ہی ضروری نہ تھا اور اس میثاق سے مراد اس کی اپنی امت اور قوم کو مسیح موعودؑ پر ایمان لانے اور اس کی نصرت کرنے کی تاکید کرنا ہوئی۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کرائی تو پھر یہ کہنا۔ کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسیح موعودؑ کے وقت موجود ہوتے۔ تو مسیح موعود کی بیعت کرتے اور اپنی نجات کے لئے اس کی اتباع کے تئے ضروری سمجھتے۔ ایک بالکل غلط بات ہے خصوصاً جبکہ جماعت احمدیہ یہ بھی عقیدہ رکھتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مقام نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اور آپ کے طفیل حاصل کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا فرض تھا۔ کہ ہمارے دونوں عقیدوں کو مدنظر رکھ کر صحیح نتیجہ پر پہنچنے کی کوشش کرتے۔ مگر افسوس کہ انہوں نے ہمیں غالی قرار دینے کی دھن میں ایسی ایچاپیچی سے کام لیا ہے جس کی کسی محقق انسان سے توقع نہیں ہو سکتی۔

اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے جماعت احمدیہ کے متعلق لکھا ہے "حضرت مسیح موعودؑ کو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی قرار دینا ان محمودیوں کے نزدیک کفر عظیم ہے" اور اس کی تائید میں بزعم خود الفضل ۲۹ جولائی ۱۹۱۵ء سے ایک حوالہ سیاق کلام سے الگ کر کے یوں پیش کیا ہے "پس نیز مسیح موعود کو احمد نبی اللہ تسلیم کرنا اور آپ کو امتی قرار دینا یا امتی گروہ میں سمجھنا گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو سید المرسلین اور خاتم النبیین ہیں امتی قرار دینا اور امتیوں میں داخل کرنا ہے جو کفر عظیم ہے۔ اور کفر بعد کفر ہے"۔

ڈاکٹر صاحب نے یہ عبارت حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کے ایک مضمون سے لی ہے اور لا تقربوا الصلوٰۃ پیش کرنے والے کی طرح اسے بعد کی عبارت سے کاٹ کر پیش کیا ہے۔ تا اس عبارت کا اصل مفہوم ان کا مضمون پڑھنے والے پر مخفی رہے اور وہ جماعت احمدیہ پر غلو کا الزام دینے میں حق بجانب سمجھے جائیں حالانکہ اس مضمون میں مولوی صاحب موصوف آگے لکھتے ہیں۔ "پس مسیح موعود نبی اللہ ہیں۔ جنہوں نے بعثت ثانی میں ایک آئینہ وجود میں ظہور فرمایا۔ اور جس طرح آئینہ دوسرے کے وجود دکھانے کے لئے نیستی اور فنا کے مقام کو اختیار کرنے والا ہوتا ہے اور دوئی اور دورنگی سے بکلی پاک

اکسیر سیلان الرحم

لیکوریا۔ سفید پانی کے لئے ازحد مفید ہے۔ قیمت فی شیشی تین روپے

ایک تازہ ترین شہادت

مکرم معظم زاد عنایتہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

التماس ہے۔ کہ میں نے آپ کے دواخانہ سے اپنی بیوی کے لئے اکسیر سیلان منگوائی تھی۔ اس سے نوے فیصدی فائدہ ہو گیا تھا جس کی آپ کو اطلاع دی گئی۔ اور ایک شیشی کا مزید آرڈر دیا گیا۔ جو کہ آپ کے حسب ہدایت استعمال کی گئی۔ الحمد للہ کہ اب مکمل صحت ہو گئی ہے۔ مرض بہت پرانی تھی۔ تقریباً چھ سال سے لاحق تھی۔ لیکن آپ کی دوا اکسیر ثابت ہوئی قبل ازیں کئی ایک ادویہ مختلف حکماء و ڈاکٹر صاحبان سے لے کر استعمال کرائی گئیں۔ لیکن کوئی افاقہ نہیں ہوا تھا۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دینی و دنیوی ترقی بخشے۔ اور آپ پر اپنی تمام نعمتیں پوری کرے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی تمام دوائیوں میں شفا رکھے۔ تاکہ غریب و امیر یکساں فائدہ اٹھائیں۔ فقط والسلام۔ چودھری علی احمد از انبالہ ۲/۸ ہش

دواخانہ نورالدینؓ قادیان

اکسیر شباب

ہر غلطی اپنا اثر چھوڑتی ہے پس اصل تو یہ ہے۔ کہ انسان میانہ روی اختیار کرے۔ لیکن گزشتہ غلطی کا علاج کرنا ہی پڑتا ہے۔ اور وہ علاج

"اکسیر شباب"

ہے۔ اکسیر شباب نیا خون۔ نیا جوش پیدا کر دیتی ہے۔

قیمت تیس خوراک پانچ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اسی طرح امتی ہونے کی حیثیت بطور آئینہ کے ہے۔ جو احمد نبی اللہ کے وجود نبوت اور رسالت کو دکھانے کے وقت (ا سے احمد نبی اللہ سے غلام احمد اور امتی نبی بنا دی اگر امتی حیثیت کے آئینہ نے بجائے احمد نبی اللہ کے غلام احمد اور ایک امتی کو ہی دکھایا۔ تو گویا آئینہ نے اپنے نفس کو دکھایا۔ جو اس کے مرتبہ نما کے لحاظ سے محال اور مخالف مدعا و مقصد ہے۔ کیونکہ غرض یہ ہے۔ کہ غلام احمد میں احمد اور امتی میں نبی کا وجود بلحاظ مظہریت تامہ کے بعث ثانی کی صورت میں جلوہ گر ہو۔"

اس تحریر سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مولوی صاحب موصوف نے صاف طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیثیت امتیت کو بھی تسلیم فرمایا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بلحاظ امتی ہونے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعث ثانی کیلئے بطور آئینہ قرار دیا۔ میں حیران ہوں۔ کہ ڈاکٹر صاحب کو ایک ادھوری عبارت پیش کرتے ہوئے اور منشائے متکلم کے خلاف معنے لیتے ہوئے اس پر اعتراض کی عمارت کھڑی کرنے میں کیوں خدا کا خوف لاحق نہ ہوا۔ مولوی صاحب کی اس تحریر کو جسے میں نے پیش کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے پیش کردہ فقرہ سے ملا کر دیکھا جائے۔ تو صاف کھل جاتا ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب کے پیش کردہ فقرہ میں مولوی صاحب کی مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو امتی قرار نہ دینے یا امتی گروہ میں نہ سمجھنے کا مفہوم صرف یہ ہے۔ کہ آپ نبی اللہ ہیں۔ محض امتی نہیں اور نہ محض امتیوں کے گروہ میں شامل ہیں۔

بلکہ جیسا کہ بعد والی عبارت سے ظاہر ہے۔ وہ بحیثیت امتیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے لئے بطور آئینہ ہیں کیونکہ آپ کی حیثیت امتیت میں نبوت محمدی نے اپنا کامل جلوہ دکھایا۔ اس لئے جب آپ کی نبوت زیر بحث ہوگی۔ تو آپ کو نبیوں کے گروہ میں شامل سمجھا جائے گا۔ نہ یہ کہ آپ کو محض امتی قرار دیا جائے گا۔ کیونکہ اس حیثیت میں آپ کو محض امتی قرار دینے کے یہ معنے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کو امتیت قرار دیا جائے۔ کیونکہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی بعثت ثانیہ ہیں چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"جیسا مومن کے لئے دوسرے احکام الٰہی پر ایمان لانا فرض ہے۔ ایسا ہی اس بات پر بھی ایمان لانا فرض ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں۔" (تحفۂ گولڑویہ صفحہ ۱۵۶)

پھر اسی جگہ فرماتے ہیں:-

"بعث اول کا زمانہ ہزار پنجم ہے۔ جو اسم محمد کا مظہر بھی تھا۔"

اور صفحہ ۱۵۲ پر فرماتے ہیں:-

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک اور بعث ماننا پڑا۔ جو آخری زمانہ میں مسیح موعود کے وقت میں ہزار ششم میں ہوگا۔"

پس جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے تئیں بلحاظ مظہریت تامہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بعث ثانی قرار دیا ہے۔ اور اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ" میں صاف لکھ دیا ہے۔ "بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں"۔ تو اس صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نبی اللہ ہونے سے انکار کرنا اور آپ کو محض امتی قرار دینا اور محض امتی گروہ کا فرد سمجھنا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو امتیت قرار دینے کے مترادف ہوگا۔ پس ظلیت والی حیثیت میں جو فنا فی الرسول کی حالت ہے۔ حضرت میرزا غلام احمد صاحب یقیناً امتی ہیں۔ مگر مظہریت تامہ محمدیہ کے لحاظ سے نبی اللہ ہیں۔ اور نبیوں کے گروہ میں شامل ہیں۔ یہی حضرت مولوی صاحب کی مراد تھی۔ مگر ڈاکٹر صاحب نے از راہ تقویٰ آپ کے مفہوم کو ظاہر نہ ہونے دیا۔

قاضی محمد نذیر لائل پوری مبلغ سلسلہ احمدیہ

مقامی جماعتیں اپنا تدریجی بجٹ پورا کریں

مقامی جماعتہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۱۹۴۳ء کی مجلس مشاورت میں پھر اُن جماعتوں کے نام پڑھ کر سنائے جائیں گے۔ جن کے لازمی چندوں (یعنی چندہ عام وحصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ) کا تدریجی بجٹ پورا نہ ہوا ہوگا۔ لہٰذا عہدیداران مال کی خدمت میں التماس کی جاتی ہے۔ کہ ابھی سے پوری جدوجہد سے کام لے کر اپنی جماعت کے بقایا داروں سے بقایا وصول کرنے کی کوشش کریں۔ چونکہ سال رواں کی پہلی سہ ماہی گذر چکی ہے۔ اس لئے ہر جماعت آسانی سے اپنی جماعت کی وصولی کی پڑتال کرسکتی ہے۔ اور اپنی جماعت کے بقایا دار اور نادہند دوستوں کی اصلاح کے لئے عملی کارروائی کرسکتی ہے۔ پس یہ اعلان جماعتوں کو بیدار کرنے کی غرض سے شائع کرایا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ عہدیداران مال کو اپنے فرائض منصبی کے باحسن طریق پر سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (ناظر بیت المال)

سندات امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جن احباب اور خواتین نے ماہ نبوت ۱۳۲۰ ہش میں حضرت اقدس کی کتب کا سالانہ امتحان دیکر کامیابی حاصل کی تھی۔ ان کی سندات تیار ہوچکی ہیں۔ جو ہفتہ عشرہ تک بھجوا دی جائیں گی۔ انشاء اللہ یہ سندات اسی پتہ پر بھجوائی جائیں گی۔ جو امتحان کے وقت کسی امیدوار کا تھا۔ اس لئے اگر کسی دوست کا پتہ تبدیل ہوچکا ہو۔ تو وہ مہربانی فرما کر نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں تاکہ سند غلط پتہ پر نہ بھجوا دی جائے۔

میک لائٹ
تین ماہ میں صرف ایک یونٹ بجلی خرچ کرتا ہے ہر گھر میں اس کی موجودگی ضروری ہے
میک ورکس قادیان
B-32

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں صرف نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سردرد کے مریض سستی کے شکار اعصابی تکلیفوں کا شکار بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے ان کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس آج ہی

سرمہ ممیرا خاص

جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے خریدیں۔ قیمت فی تولہ عگار چھ ماشہ عہ تین ماشہ ۱۰

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

حب اٹھرا
اسقاط کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ اُن کیلئے حب اٹھرا جسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں کاشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ دواخانہ نعیم الصحت قادیان

اکسیر البدن رجسٹرڈ

بلاشبہ کمزوری اور ضعیفی سے بڑھ کر دنیا میں کوئی مصیبت نہیں۔ اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے آپ آج سے ہی اکسیر البدن رجسٹرڈ کا استعمال شروع کردیں۔ کیونکہ دل میں نئی امنگ، اعضاء میں نئی ترنگ، دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہ زور۔ نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا اور موسم کی تبدیلی کے عوارض۔ انفلوانزا۔ نزلہ۔ زکام کھانسی۔ ملیریا۔ بخار وغیرہ کو روکنا اور ان سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرکے تنومند بنانا۔ بس اسی اکسیر پر ختم ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت ۵ روپے۔ محصولڈاک علاوہ

ڈاکٹر صاحب کی رائے

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب آئی۔ ایم۔ ڈی انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میرے ایک دوست نے میری سفارش پر آپ کی ایجاد کردہ اکسیر البدن کا استعمال کیا۔ اور انہیں اس اکسیر سے بیحد فائدہ ہوا۔ جس کے لئے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ براہ کرم ایک اور شیشی بذریعہ وی۔ پی جلد بھیجدیں۔

حکیم صاحب کی رائے

جناب مولوی حکیم قطب الدین صاحب جو قادیان میں سب سے پرانے اور تجربہ کار طبیب ہیں لکھتے ہیں کہ مجھے کمر درد کی سخت شکایت تھی۔ یہاں تک کہ اٹھنے بیٹھنے سے بھی لاچار تھا۔ آپ کی دوا اکسیر البدن کے استعمال کے بعد میری صحت بہت اچھی ہوگئی۔ واقعی یہ دوا مقوی اعصاب مقوی دماغ اور مقوی جسم و باہ ہے۔

ایک سن رسیدہ بزرگ کی رائے

جناب شیخ بدر الدین صاحب زمیندار و ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ کنگ لکھتے ہیں کہ میں ایک سن رسیدہ شخص ہوں۔ مگر اکسیر البدن کی ایک ماہ کی خوراک سے ہی صحت دوچند ہوگئی۔ اور اس اکسیر کی گوناگوں اور عجیب درعجیب تعریف سے میری زبان قاصر ہے۔ براہ کرم ایک ماہ کی خوراک اور ارسال فرماکر شکریہ کا موقعہ دیجیئے۔

ملنے کا پتہ: مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

عہدیداران جماعتہائے احمدیہ توجہ فرمائیں

سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ماہ احسان کے ایک خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو نماز باجماعت کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی تھی۔ اور عہدیداران کو ذمہ دار قرار دیا تھا۔ نظارت تعلیم و تربیت عہدیداران سے امید کرتی ہے کہ انہوں نے اس خطبہ کے پیش نظر اپنے اپنے ہاں ایسا انتظام کیا ہوگا۔ کہ ان کی جماعت کا کوئی فرد نماز باجماعت سے پیچھے نہ رہا ہوگا۔ حضور نے جہاں احباب کو نماز باجماعت کی اہمیت بتائی تھی۔ اور تلقین کی تھی۔ کہ اس کی پابندی کریں۔ وہاں عہدیداران کو بھی ذمہ دار قرار دیا تھا۔ کہ پوری کوشش سے نگرانی کریں۔ اور سست احباب کو نماز باجماعت کا پابند بنادیں۔ اور جو لوگ باوجود پوری فہمائش کے نماز باجماعت کی پابندی نہ کریں ان پر اتمام حجت کرکے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور اخراج از جماعت کی رپورٹ فرمادیں۔ نظارت ہذا تمام عہدیداران جماعت کو اس مختصر نوٹ کے ذریعہ توجہ دلاتی ہے۔ اور امید کرتی ہے۔ کہ وہ اس بارہ میں پندرہ دن کے اندر مکمل رپورٹ

حب بسماک

ہر قسم کی کھانسی اور دمہ کا کامیاب علاج ہے قیمت یکصد قرص عہ

جان ہے تو جہان ہے

دل و دماغ و اعصاب کی طاقت کے لئے حس کے بغیر زندگی اجیرن ہو جاتی ہے

حب مروارید عنبری

بے نظیر دوا ہے۔

قیمت ۸۰ گولیاں چار روپے (للعہ)

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

قابلِ فروخت مکان

جیسا کہ پیشتر ازیں اعلان کیا جاچکا ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کا ایک مکان واقعہ محلہ دارالرحمت قادیان فروخت ہو رہا ہے۔ اور ایک دوست اس کی قیمت ۵۲۵ روپے دیتا ہے۔ اب اس سلسلہ میں مزید اعلان کیا جاتا ہے کہ اب اس مکان کی بولی ۵۶۱ روپے تک پہنچ چکی ہے۔ اور بہت سے احباب کی طرف اس مکان کے متعلق مختلف استفسار کئے گئے ہیں جنکو بذریعہ خط وکتابت طے کرنا مشکل ہو۔ اور ان کو طے کرنیکے بغیر ۳۱ ر اگست ۴۲ء تک اس مکان کی فروخت کا سلسلہ ختم نہیں ہوسکتا۔ اسلئے یہ فیصلہ کیا گیا ہو۔ کہ اس مکان کو ایک تاریخ مقرر کرکے موقعہ پر نیلام کردیا جائے۔ اور بولی ۵۶۱ روپے سے شروع کی جاوے پس خواہشمند احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہو۔ کہ یہ مکان مورخہ ۴ ر ستمبر ۴۲ء جمعہ کے دن چار بجے شام موقعہ پر نیلام کیا جائیگا۔ جو دوست ۵۶۱ روپے سے اوپر خریدنے کے خواہشمند ہوں۔ وہ بذات خود یا اپنے کسی معتبر کو وقت مقررہ پر موقعہ پر بھیجکر بولی دے سکتے ہیں مکان کے متعلق ہر قسم کی تسلی وہ خود ملاحظہ کرکے کریں۔ صیغہ ہذا ایسے سوالات کے جوابات بذریعہ خط وکتابت دینے سے معذور ہے۔ زر نیلام کا کم ازکم ایک چوتھائی بوقت اختتام بولی نقد وصول کیا جائیگا۔ اور بقیہ رقم صدر انجمن احمدیہ کی منظوری کے بعد ایک ماہ کے اندر وصول کی جائے گی بصورت عدم ادائے زر بیعانہ ضبط تصور ہوگا۔ اگر خریدار صاحب رجسٹری کرانا چاہیں تو ہر قسم کا خرچ انکے ذمہ ہوگا گو خیال یہی ہے۔ کہ سب سے زیادہ بولی دینے والے کو ہی مکان دیا جاسکیگا۔ مگر بولی ختم کرنا تحت منظوری صدر انجمن احمدیہ ناظم جائیداد کے اختیار میں ہوگا۔ ناظم جائیداد یا صدر انجمن اس امر کیلئے مجبور نہ ہونگے۔ کہ سب سے زیادہ بولی دینے والے کو ہی ضرور مکان دیدیں

المعلن:۔ (ملک) مولا بخش ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری عزیز احمد صاحب بی۔ اے ایل ایل بی سب جج بہادر درجہ دوئم پاک پٹن

دعویٰ ۳۰۵ بابت ۱۹۴۲ء

مسماۃ غلام فاطمہ زوجہ رحمان قوم گھمار سکنہ موضع کریوالہ جاگیر ڈاکخانہ جونگہ حیات تحصیل پاک پٹن۔

بنام رحمان ولد سنتا قوم گھمار سکنہ پیر گودہا ڈاکخانہ دیپالپور تحصیل دیپالپور

دعوےٰ فسخ نکاح

بنام رحمان ولد سنتا قوم گھمار سکنہ پیر گودہا ڈاکخانہ دیپالپور

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیٰ رحمان مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام رحمان مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر رحمان مذکور تاریخ ۱۶ ر ماہ اکتوبر ۱۹۴۲ء کو مقام پاک پٹن حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔ آج بتاریخ ۲۴ ر ماہ اگست ۱۹۴۲ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

مہر عدالت

دستخط حاکم

یکم ستمبر کو وی۔ پی ارسال کردئے گئے ہیں۔ براہ کرم وصولی کیلئے تیار رہیئے

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

ماسکو ۳۱ اگست۔ رُوس کے سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ سٹالن گراڈ کے شمال مغرب میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ مارشل ٹموشنکو کی فوج نے کئی جوابی حملے کئے ہیں۔ اور دشمن کو آگے بڑھنے سے روکدیا ہے۔ یہاں دشمن کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ ایک رومانوی بٹالین کا ۳/۴ حصہ تباہ ہوگیا۔ کوٹل نیکووو کے شمال مشرق میں روسی بچاؤ کی لڑائی لڑ رہے ہیں۔ مگر یہاں بھی انہوں نے دشمن کو بڑھنے سے روک رکھا ہے۔ ایک اور علاقہ میں جس کا نام نہیں بتایا گیا۔ رُوسیوں نے آگے بڑھنا شروع کر دیا ہے۔ مارشل ٹموشنکو آہستہ آہستہ کمک مل رہی ہے۔ سٹالن گراڈ کے جن علاقوں میں شدید بمباری ہوئی تھی۔ وہاں کام حسب معمول شروع ہوگیا ہے۔ کاکیشیا میں بھی جرمن آگے نہیں بڑھ سکے گروزنی کے رستوں پر گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے روسیوں نے دشمن کی ایک قلعہ بند چوکی پر قبضہ کر لیا ہے جو جرمن دستے بحیرہ اسود کی طرف بڑھ رہے تھے انکی پیشقدمی کو روسیوں نے کراسنڈور کے جنوب میں روک رکھا ہے۔ ماسکو کے محاذ پر رُوسی برابر آگے بڑھ رہے ہیں۔ اور ایک دریا کو پار کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ روسی طیاروں نے برلین پر جو حملہ کیا تھا۔ اس سے ۴۸ جگہ آگ بھڑک اٹھی۔ ایک جگہ کی آگ نو دو سو میل کے فاصلہ پر سوئٹزرلینڈ کی سرحد سے نظر آتی تھی۔ نو دھماکے بھی بڑے زور کے ہوئے ۔

لنڈن ۳۱ اگست۔ انگریزی ہوائی بیڑہ بحیرہ روم میں دشمن کو برابر نقصان پونچا رہا ہے۔ جب سے بحری قافلہ مالٹا پونچا ہے۔ اسکے ہوائی جہاز بحیرہ روم میں دشمن پر برابر حملے کر رہے ہیں۔ گذشتہ ۴۸ گھنٹوں میں دشمن کے ۱۲ طیارے برباد کئے گئے۔ کئی ایک کو نقصان پونچایا گیا۔ الداب میں جرمن ٹینکوں کی مرمت کے ورکشاپ اور سامان حرب کے ذخائر پر بھی زبردست حملہ کیا گیا ۔

چنگکنگ ۳۱ اگست۔ چینی فوجوں کے جو دستے صوبہ کیانگسی میں دشمن کا پیچھا کر رہے ہیں۔ وہ اب اس صوبہ کے صدر مقام کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ صوبہ چکیانگ میں بھی چینی فوج مشرق کی طرف بڑھ رہے ہیں ان دونوں صوبوں کی لڑائیوں کے بارہ میں فوجی مبصرین کی رائے ہے کہ وہ آخری دور میں پونچ چکی ہیں ۔

لنڈن ۳۱ اگست۔ ایک امریکن اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جزائر سالومن میں کوڈال کنار پر ۲۴ جاپانی طیاروں نے حملہ کیا تھا۔ ان میں تین بمبار اور چار شکاری ہوائی جہاز برباد کر دیئے گئے ۔

واشنگٹن ۳۱ اگست۔ ٹوکیو میں امریکہ کے سابق سفیر مسٹر جوزف نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جاپانی آخر دم تک لڑیں گے۔ اسلئے اہل امریکہ کو ان پر فتح پانے کے لئے زبردست قربانیاں دینی ہونگی۔ یہ خیال کہ چین میں جاپان کو جو ہزیمت ہو رہی ہے۔ اس سے جاپانیوں کے حوصلے پست ہو جائینگے درست نہیں۔ بلکہ اس سے ان میں اور زیادہ قربانیاں کرنے کا ولولہ پیدا ہوگا ۔

وشی ۳۱ اگست۔ فرانسیسی ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ نازی حکام نے ۱۴۳ فرانسیسیوں کو کمیونسٹ ہونے کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے ۔

پٹنہ ۳۰ اگست۔ حکومت بہار نے اعلان کیا ہے کہ ۱۳ اگست کو فتروا ریلوے سٹیشن پر رائل ایئر فورس کے دو کینیڈین افسر ہلاک کر دیئے گئے۔ اسی طرح ۱۸ اگست کو مارہورہ کے قریب ایک انگریز فوجی افسر اور چار انگریز و ایک اینگلو انڈین سپاہی ہلاک کر دیا گیا تھا۔ دونوں وارداتوں کے مجرموں کا سراغ بتانیوالوں کے لئے پانچ پانچ ہزار روپیہ کے انعامات کا اعلان کیا گیا ہے۔ ایک اور اعلان میں کہا گیا ہے کہ ۲۱ اگست کو ضلع مونگھیر میں ایک ہجوم نے ایک ریلوے سٹیشن کو تباہ کرنے کی کوشش کی۔ جسپر پولیس نے گولی چلا دی۔ اسی طرح ایک اور مقام پر ایک ہجوم تار کاٹ رہا تھا کہ اسپر گولی چلانی پڑی۔ یو۔ پی گورنمنٹ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ کل رات ایک ریلوے سٹیشن پر گولی چلانی پڑی جبکہ ایک ہجوم نے اسپر حملہ کیا۔ بستی اور آگرہ کے اضلاع میں بعض دیہات پر مجموعی جرمانے کئے گئے ہیں ۔

الہ آباد ۳۰ اگست۔ کل رات پولیس نے آنند بھون کی تلاشی لی جو مسلسل چار گھنٹے جاری رہی۔ پولیس اپنے ساتھ کچھ کتابیں اور بعض کاغذات لے گئی ۔

دہلی ۳۰ اگست۔ ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت فوجی کمانڈروں کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ حقیقی یا امکانی حملہ کے خطرہ کے پیش نظر کسی رقبہ کو خالی کرا سکتے ہیں ۔

بمبئی ۳۰ اگست۔ حکومت بمبئی نے اعلان کیا ہے کہ گاندھی جی ایک پرائیویٹ مکان میں آرام سے رہ رہے ہیں۔ انکی بیوی اور انکا خاص ڈاکٹر بھی انکے پاس ہے۔ انکی خوراک اور آسائش کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ اسی طرح کانگرس ورکنگ کمیٹی کے دوسرے ممبر بھی آرام سے ہیں۔ انکے کھانے وغیرہ کا بھی خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ اور ایک ذمہ دار میڈیکل افسر طبی امداد کے لئے موجود ہے۔ انکو خانگی معاملات کے بارہ میں اپنے خاندان کے ممبروں سے خط و کتابت کی اجازت ہے۔ انہیں اخبار بھی مہیا کئے جاتے ہیں ۔

حبیب گنج ۳۱ اگست۔ کانگریسیوں کے ایک ہجوم نے ۲۴ اگست کو ضلع فرید پور میں ایک پوسٹ آفس کو نذر آتش کر دیا ۔

دہلی ۳۰ اگست۔ صوبہ دہلی کے چیف کمشنر نے ایک اعلان کے ذریعہ اپنے صوبہ کے اخبارات پر سے وہ تمام پابندیاں منسوخ کر دی ہیں جو ۸ اگست کو لگائی گئی تھیں۔ مگر انکی جگہ نئی پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں ۔

کوئٹہ ۳۰ اگست۔ یہاں آٹے کی قلت بہت حد تک دُور ہوگئی ہے۔ حکام ہر ممکن رستہ سے اشیائے خوردنی بلوچستان میں لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ فوجی حکام نے بھی کافی سٹاک سول حکام کے حوالہ کر دیا ہے ۔

ملبورن ۳۰ اگست۔ کل سے آسٹریلیا میں کھانڈ کا راشن کر دیا گیا ہے۔ ہر شخص ہفتہ میں ایک پونڈ کھانڈ لے سکیگا۔ برطانیہ میں کھانڈ کا راشن آٹھ اونس امریکہ اور کینیڈا میں گیارہ اور نیوزی لینڈ میں بارہ اونس ہے غرض یہ ہے کہ آسٹریلیا سے اتحادی ممالک کو زیادہ سے زیادہ کھانڈ بھیجی جا سکے ۔

لنڈن ۳۰ اگست۔ مارشل پیٹان نے فرانس کی بے قاعدہ فوج کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ بہت سے فرانسیسی ماضی کی طرف دیکھتے ہیں اور پُرانی گورنمنٹ کا خیال دل میں لاتے ہیں۔ مگر میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ماضی مر چکا ہے۔ میری گورنمنٹ اور اسکے حاکم اعلیٰ موسیولاوال تمام روکاوٹوں کے باوجود قومی انقلاب کی تکمیل پر عمل کریگا۔ اور پُرانی گورنمنٹ کے کھنڈرات پر نیا فرانس تعمیر ہوگا ۔

لنڈن ۳۰ اگست۔ اطالوی ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ایک چھوٹی سی فوج نے کریٹ کے پاس ایک مقام پر اترنے کی کوشش کی۔ مگر یہاں اسکے متعلق کوئی اطلاع نہیں ۔

دہلی ۳۱ اگست۔ گندم کے کمشنر نے اعلان کیا ہے کہ گندم کی برآمد کے جو اجازت نامے مئی۔ جون جولائی اور اگست میں جاری کئے گئے۔ وہ ستمبر میں بھی کار آمد ہیں۔ نئے اجازت ناموں کے لئے درخواستیں دینے کی ضرورت نہیں ۔

دہلی ۳۰ اگست۔ حکومت ہند نے عوام سے اپیل کی ہے کہ جس شخص کے پاس برما۔ ملایا۔ سماٹرا جاوا۔ سیام اور دیگر مقامات کی فوجی تصاویر ہوں وہ انہیں حکام تک پونچا دیں۔ کچھ عرصہ ہوا حکومت برطانیہ نے بھی ایک ایسی اپیل کی تھی جس کے جواب میں اسے ساٹھ ہزار تصاویر موصول ہوئی تھیں ۔

دہلی ۳۰ اگست۔ سر محمد عثمان۔ ڈاکٹر ابیدکر اور سر سریوا ستو کے وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل کا ممبر ہو جانیکی وجہ سے نیشنل ڈیفنس کونسل کی جو تین نشستیں خالی ہوئی تھیں۔ انپر سر ریڈی۔ مسٹر مسانی اور پنڈت راجناتھ کنزرو کا تقرر عمل میں آیا ہے۔ سر ہنری گڈنی کی جگہ مسٹر فرینک انتھونی کو دی گئی ہے ۔

لنڈن ۳۱ اگست۔ آج دوپہر کے روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ لڑائی کی حالت میں کوئی خاص ادل بدل نہیں ہوا۔ مگر سٹالن گراڈ کے شمال مغرب اور جنوب مغرب میں لڑائی کا بہت زور ہے۔ جرمن ٹینکوں کے بڑے بڑے دستے اور سینکڑوں ہوائی جہاز لڑائی میں جھونک رہے ہیں۔ اور شہر پر وحشیانہ بمباری کر رہے ہیں۔ کاکیشیا میں وہ اس فوجی سڑک پر قبضہ کرنیکے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ جو پہاڑوں میں سے ہوکر طفلس کو جاتی ہے۔ روسی طیاروں نے برلین پر جو حملہ کیا تھا۔ اس سے بہت نقصان ہوا ہے ماسکو کے محاذ پر رُوسی فوجیں آہستہ آہستہ پیشقدمی کر رہی ہیں ۔

دہلی ۳۱ اگست۔ آج رات کے گیارہ بجے سے تمام گھڑیاں ایک گھنٹہ آگے کر دیجائینگی اور اس طرح ہندوستانی ٹائم گرینوچ ٹائم سے ۶½ گھنٹے آگے ہو جائیگا۔ دہلی ریڈیو سے خبریں شام کو ۶ بجکر ۳۰ منٹ پر اور دوپہر کو ۱۲ بجکر ۴۵ منٹ پر براڈ کاسٹ ہوا کریں گی۔ صبح اور رات کے اوقات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی ۔

دہلی ۳۱ اگست۔ ہندوستان۔ برما اور چین کے امریکن ہوائی بیڑے کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ انگریزی اور امریکی طیاروں نے برما میں میگ چینا کے مقام پر دوبارہ حملہ کیا۔ اور پہلے حملہ کے نقصانات کی جو مرمت کی گئی تھی۔ اسے برباد کر دیا ۔

کینبرا ۳۱ اگست۔ ملن کی کھاڑی میں جاپانیوں کو جو شکست ہوئی ہے اس کے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے اتحادی سپاہیوں کی بہادری اور افسروں کی معاملہ فہمی کی تعریف کی ۔

قلب الحجر اس عجیب و غریب دوائی کی حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اپنی بیاض میں بہت تعریف فرمائی ہے۔ اور لکھا ہے کہ اس کے استعمال سے عموماً لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ اکسیر اٹھرا کے ہمراہ اس کا استعمال سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے۔ قیمت تین روپیہ تولہ۔ اکسیر اٹھرا قیمت ایک روپیہ تولہ ۔

طبیہ عجائب گھر قادیان

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی)